Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم پیر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قائمقام ایڈیٹر
خورشید احمد

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۷ شوال ۱۳۹۵ھ ٭ ۱۳ اخاء ۱۳۵۴ ہش ٭ ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لندن سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جو تازہ اطلاع بذریعہ کیبل گرام موصول ہوئی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"لندن — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گذشتہ پورا ہفتہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی، الحمد للہ۔

آج حضور کی طبیعت انفلوئنزا کی وجہ سے قدرے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور جملہ احبابِ جماعت کو السّلام علیکم کہتے ہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)"

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں

ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ

"سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اُس کو بھی دھوکا دے سکتا ہے؟ کیا اُس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں؟ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پروا نہیں ہوتی۔

عزیزو! اس دُنیا کی مجرّد منطق ایک شیطان ہے اور اس دُنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہی نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محلِ شہوت ہو سکتی ہیں شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اس کی کامل تعلیم کا منشا یہ ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اُٹھا۔ نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت۔ بلکہ چاہئے کہ تو آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے تا تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے۔ سو تم اپنے مولیٰ کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر یک ناجائز ذکر سے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۴۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال بغرض علاج لاہور قیام فرما ہیں۔ ٹانگ درد سے تو اب افاقہ ہے مگر عام کمزوری بہت ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے آمین۔

۱۲/۱۱ اخاء کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے مکرم حمید الدین صاحب ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل کو اپنے فضل سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا۔ نومولود مکرم نور الدین صاحب خوشنویس کا پوتا ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی، نیک اور با اقبال زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین ٭

ایک ناپاک اور شرانگیز جھوٹ کی تردید

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں کسی "انجمن نصرتِ اسلام پاکستان" کی طرف سے ایک اشتہار "کیا احمدی حضرات دوبارہ مسلمان کہلائے جا سکتے ہیں؟" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔

اس اشتہار میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ملک میں خانہ جنگی، انتشار، صوبائی عصبیت اور غنڈہ گردی پھیلانے کی کوشش سے جماعتِ احمدیہ کا بھی کوئی تعلق ہے۔

ہم اس سراسر بے بنیاد جھوٹ اور کذب و افترا پر مبنی الزام کی تردید کرتے ہیں۔ ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم احمدی پاکستان کے وفادار باشندے ہیں اور تاریخ گواہ ہے کہ ہم نے وطنِ عزیز کے قیام، اس کے دفاع، اس کے استحکام اور ترقی کے لئے ہمیشہ ہر قسم کی قربانیاں دی ہیں اور انشاء اللہ العزیز آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔

کاش ایسا بہتان لگانے والے لعنت اللہ علی الکاذبین کے قرآنی وعید سے ڈریں اور خوفِ خدا سے کام لیں۔

(ادارہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۳ اخاء ۱۳۵۴ھ
۱۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی دینی اور روحانی تربیت کے لئے جو متعدد نہایت بابرکت اور مفید تحریکات جماعت کے سامنے رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک وقفِ عارضی کی تحریک بھی ہے جو قرآن پاک کو سیکھنے اور اس کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے حضور نے جاری فرمائی۔ اس تحریک کا خلاصہ خود حضور ہی کے مبارک الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

"احمدیت کی طرف منسوب ہونے والوں نے یہ عہد کیا کہ ہم اپنے رب کے لئے اپنی ساری زندگیوں کو اپنے سارے اموال کو بلکہ اپنا جو کچھ بھی ہے اسے قربان کر دینگے اور غلبۂ اسلام کے لئے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے جو کچھ بھی ہم سے مانگا جائیگا ہم دیتے چلے جائیں گے۔

اشاعت قرآن کی راہ میں اس ایثار اور قربانی سے پہلے جس کا ہر احمدی نے عہد کیا ہے ضروری ہے کہ وہ خود قرآن کریم پڑھ سکتا ہو قرآن کریم کے معانی جانتا ہو اور پھر ان معانی پر غور کرنے کی اسے عادت ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے والا ہو کہ برکت کے جو چشمے تیری اس پاک اور مطہر کتاب سے پھوٹ رہے ہیں۔ اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ہم ان چشموں کے پانی سے اپنے جسموں اور اپنی روحوں کو اس طرح دھو ڈالیں کہ وہ تیری نگاہ میں اس برف کی طرح صاف اور پاک ہو جائیں جو تازہ تازہ آسمان سے گرتی ہے اور ہر قسم کی آلائشوں سے منزہ ہوتی ہے۔ میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ احساس بھی پیدا ہو رہا تھا کہ جماعت کا ایک حصہ اس کام کی طرف کماحقہٗ متوجہ نہیں ہو رہا اس لئے ضرورت ہے کہ ہر فرد بشر کو جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے اس طرف متوجہ کیا جائے۔ ... چنانچہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اس کے القاء کے ماتحت میں نے قرآن کریم کی اشاعت اور جماعت کی تربیت کی غرض سے جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کی۔ ... اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں جماعت میں یہ تحریک کروں کہ مجھے پانچ ہزار واقف چاہئیں اور واقف بھی ایسے جو طوعاً اپنی مرضی اور خوشی سے سال میں دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ ... ان کا کام ہی قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور تربیت کے دوسرے امور کی طرف متوجہ کرنا ہوگا۔" (الفضل ۲ نومبر ۱۹۶۶ء)

یہ ہے خلاصہ تحریک وقفِ عارضی کی ضرورت و اہمیت اور اس کے مقصد کا جو خود حضور نے بیان فرمایا۔ اب اگر ہم اس تحریک کے عملی نتائج اور اثرات کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت واضح ہو کر ہمارے سامنے آجاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد نے اور بالخصوص اس کی نوجوان نسل نے گذشتہ چند سالوں میں قرآن کریم کو پڑھنے، اس پر غور کرنے اور اس پر عمل کرنے کی جو توفیق پائی اور تعلیم و تربیت کے میدان میں جو ترقی کی، اس میں تحریک وقف عارضی کا اہم حصہ ہے۔ متعدد جماعتیں پہلے سست تھیں اور بے عملی کا شکار تھیں مگر واقفین عارضی کی مساعی سے وہ بیدار ہو گئیں اور اپنے مستعد بھائیوں کے دوش بدوش قرآنی انوار لینے لگیں اور اسلام کے لئے قربانیوں کے میدان میں آگے بڑھنے لگی ہیں۔ انفرادی رنگ میں بھی یہ تحریک تزکیۂ نفوس کا موجب بنی ہے۔ بہت سے احباب اس کی بدولت نمازوں میں باقاعدہ ہو گئے، دعاؤں اور عبادات میں انہیں لذت آنے لگی، کمزوریاں اور بدیاں دور ہو کر نیک کاموں کا اور بنی نوع انسان کے ساتھ سچی اور بے لوث ہمدردی اور خدمت کا انہیں شوق پیدا ہو گیا اور وہ اپنے ایمان و عرفان میں نہ صرف خود ترقی کرنے لگے بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں کی اصلاح اور تربیت کی بھی انہیں توفیق ملنے لگی۔ گذشتہ ایام میں جماعت جن حالات میں سے گذری اور ہر طرح کی مشکلات کے باوجود اس نے صبر و استقامت کا جو شاندار نمونہ دکھایا اس میں بھی تحریک وقفِ عارضی کی برکت کا اہم حصہ تھا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک وقفِ عارضی کے خوشکن نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت دی تھی یہ تحریک محض اس کے فضل سے ہر لحاظ سے بڑی ہی کامیاب ثابت ہوئی۔ اور کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔ اس تحریک میں حصہ لینے والے نوجوان بھی تھے، بوڑھے بھی تھے کم علم طالب علم بھی تھے اور بڑے تجربہ کار ایم اے جنہوں نے اپنی ساری عمر علم کے میدان میں گذاری تھی وہ بھی تھے۔ پھر اس تحریک میں حصہ لینے والے زیادہ تر مرد تھے لیکن کچھ عورتیں بھی تھیں۔ ... اللہ تعالیٰ نے ان پر قطع نظر ان کی عمر علم اور تجربہ کے اپنے فضل کے نزول میں کوئی فرق نہیں کیا۔ ان سب پر اللہ تعالیٰ کا ایک جیسا فضل ہوتا رہا۔ ... ۹۹ فیصدی واقفین عارضی نے بہت ہی اچھا کام کیا۔ ان میں سے ہر ایک کا دل اس احساس سے لبریز تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ میں اس پر اتنے فضل نازل کئے ہیں کہ وہ اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ ... بعض جماعتوں نے تو یہ محسوس کیا کہ گویا انہوں نے نئے سرے سے ایک احمدی کی زندگی اور اس کی برکات حاصل کی ہیں ان کی غفلتیں ان سے دور ہو گئیں اور ان میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی۔ ان میں سے بہتوں نے تہجد کی نماز پڑھنی شروع کر دی اور جو بچے تھے انہوں نے اپنی عمر کے مطابق بڑے جوش اور اخلاص کے ساتھ قرآن کریم، نماز یا نماز کا ترجمہ اور دوسرے مسائل سیکھنے شروع کر دیئے۔ غرض واقفین عارضی کے جانے کی وجہ سے ساری جماعت میں ایک نئی زندگی اور نئی روح پیدا ہو گئی۔"

تحریک "وقفِ عارضی" اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی جاری ہے اور اس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جن جماعتوں یا افراد نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا، یا جو اب اس تحریک کو کسی حد تک نظر انداز کرنے لگے ہیں وہ از سرِ نو نئے عزم اور جذبہ کے ساتھ اس میں حصہ لیں۔ اپنے ناموں سے اور وقف کی مدت اور دیگر تفصیلات سے نظارت اصلاح و ارشاد کے شعبہ تعلیم القرآن کو مطلع فرمائیں اور پھر وقف کی مدت کو پورے اخلاص، محنت اور دعاؤں کے ساتھ گذاریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے بھرپور فضل ان پر نازل ہوں اور ان کی مساعی جماعت میں بھی نمایاں بیداری کا موجب بنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ خواہش پوری ہو کہ:۔

"مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتے تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ ... اگر دس ہزار واقفین مل جائیں تو اور بھی اچھا ہے تا ہم جماعت کو قرآن کریم پڑھا سکیں، اس کی ایسی تربیت کر سکیں کہ وہ قرآن کریم پر عمل کرنے والی ہو ... اور تا ہم تمام دنیا میں اشاعتِ قرآن اور غلبۂ اسلام کے فریضہ کو جو ہم پر عائد کیا گیا ہے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کامیاب طور پر پورا کرنے والے ہوں۔ ... اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل کے ساتھ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔" (الفضل ۲ نومبر ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لا اکراہ فی الدین

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

اس نے قہر آلود نظروں سے مجھے دیکھا اور بھری ہوئی آواز میں مخاطب ہو کے بولا۔

"اگر میں روزہ نہیں رکھتا یا نماز نہیں پڑھتا تو اس سے آپ کو کیا تکلیف ہے؟" پھر ذرا سنبھل کر کہنے لگا۔

"اگر یہ صحیح ہے کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر و اکراہ نہیں تو آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ نماز روزہ کے لئے نوجوانوں کے پیچھے پڑیں اور انہیں ڈانٹ ڈپٹ کریں؟؟"

اُس نے مزید تلخی سے دو مرتبہ یہ سوال دہرایا اور غصے میں بولتا ہی چلا گیا۔ میں خاموش بیٹھا سنتا رہا یہاں تک کہ وہ اپنا غصہ اور دل کا غبار نکال کر خاموش ہو گیا اور جواب کے لئے میرا منہ تکنے لگا۔

یہ تھا جزائر فجی کا ایک نوجوان جو ایک مرتبہ رمضان المبارک کا پہلا جمعہ صوا شہر کی مسجد فضل عمر میں ادا کرنے کے بعد میرے خطبہ جمعہ سے برافروختہ ہو کر خاموش بیٹھا رہا۔ جب مسجد خالی ہو گئی اور میں اکیلا رہ گیا تو مندرجہ بالا قسم کے سوالوں سے اپنی مہر سکوت توڑتے ہوئے مجھے چیلنج کرنے لگا گویا میں اُس کی باتوں کا تسلی بخش جواب دوں یا پھر آئندہ اس قسم کی وعظ و نصیحت سے نوجوانوں کی اسمع خراشی نہ کروں۔ وہ "صوا" کا باشندہ تھا اور وہاں ایک عرصہ گزارنے کے باوجود میں نے اسے صرف ایک دو بار دیکھا تھا اور مسجد میں تو اس کی مجھ سے یہ پہلی ملاقات تھی۔

فرائض کی ادائیگی میں مداومت

فی زمانہ دنیا بھر میں عموماً اور جزائر فجی میں خصوصاً رمضان المبارک کے مہینہ کے شروع اور آخر میں سب مساجد میں حاضری غیر معمولی طور پر زیادہ ہو جاتی ہے اور ان بابرکت ایام میں بعض ایسے چہرے بھی مسجد میں نظر آنے لگتے ہیں جن کی زیارت دوران سال ایک مرتبہ بھی نہیں ہوتی چنانچہ مسجد فضل عمر صوا میں ۱۹۷۳ء کے رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کے موقعہ پر نوجوان طبقہ کی غیر معمولی کثرت دیکھ کر میں نے حدیث نبوی کے حوالہ سے خطبہ جمعہ میں بغیر کسی کی طرف اشارہ و کنایہ کے یہ بات وضاحت سے بیان کی کہ بہترین نیکی اور مقبول عبادت وہ ہوتی ہے جو باقاعدہ اور ہمیشہ بجا لائی جائے اور اس سلسلہ میں نوجوانوں کو مختلف پیرایوں میں توجہ دلائی کہ نماز روزہ کے فرائض میں باقاعدگی اور التزام چونکہ نہایت ضروری ہے اس لئے اس مبارک مہینہ میں کمزوری کو دور کر کے جملہ فرائض کی ادائیگی میں دوام کی توفیق کے لئے خاص دعا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ دینی فرائض کی ادائیگی

میں دوام کی توفیق کے لئے خاص دعا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ دینی فرائض ادائیگی میں کوتاہی اور غفلت سے

نہ صرف اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی کا موجب ہوتی ہے بلکہ یہ حدود اللہ اور شعائر اللہ سے ایک ناقابل معافی مذاق اور دھوکا ہے کہ چند نمازیں اور چند روزے رکھ کے اور دو چار مرتبہ تراویح پڑھ کر یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ بس کافی عبادت ہو گئی اور حقوق اللہ ادا ہو گئے اس طرح کرنے والے کھلے کھلے گھاٹے میں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کے مستوجب قرار پاتے ہیں۔ یہ تھا خلاصہ میرے خطبہ کا جو میں نے اُس روز دیا جس میں نوجوانوں کے آنے پر خوشی کا اظہار بھی کیا گیا تھا اور حوصلہ افزائی بھی۔ لیکن معترض کو شاید میری کوئی بات یا فقرہ برا لگا یا شاید انہوں نے مخصوص طور پر اپنے آپ کو ہی مخاطب سمجھا اور کچھ برہم سے ہو گئے۔

بہرحال انہیں پہلے تو نرمی سے یہ سمجھایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس گھروں میں درس و تدریس اور خطبات کے دوران خطیب کا خطاب سب کے لئے یکساں طور پر عمومی ہوتا ہے اور کوئی خاص شخص مخاطب نہیں ہوتا اور نہ کسی کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے بلکہ صرف حالات کے مطابق حدیث نبوی "الدین النصیحۃ" پر عمل کیا جاتا اور موعظہ حسنہ پیش کر کے امید کی جاتی ہے کہ سامعین میں سے ہر شخص اپنے اپنے حالات اور ظرف کے مطابق نصیحت پکڑے اور اپنی اپنی کمزوریوں کے پیش نظر اپنی اصلاح اور بہتری کا سامان کریں۔ اس لئے خطیب سے کسی ناراضگی یا برہم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اسکے مد نظر بہرحال سب بھائیوں کی ہمدردی، رہنمائی اور بہتری ہی ہوتی ہے اور میں نے جو کچھ بھی کہا ہے اسکا جذبہ محبت و اخوت کے ماتحت کہا ہے۔ "انما الاعمال بالنیات"

میری ان باتوں سے اور ان کے ساتھ پیار سے معانقہ کرنے سے ان کی طبیعت ٹھنڈی ہو گئی اور بشاشت سے میری طرف متوجہ ہو کر سننے لگے۔

وہ نوجوان ان دنوں صوا بندرگاہ پر کسٹم ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے تھے میں نے ان سے پوچھا "کیا وہ روزانہ بلا ناغہ پورا وقت وہاں اپنی ڈیوٹی ادا کرتے اور اپنی ذمہ داری دیانت سے پوری طرح نبھاتے ہیں؟" ان سے اثبات میں جواب سن کر میں نے انہیں سمجھایا کہ شرعی فرائض اور عبادات جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ اور حقوق اللہ میں شمار ہوتی ہیں اُن میں باقاعدگی اور مداومت دنیوی فرائض سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ وہ ہمارے خالق و مالک قادر مطلق اور عزیز و حکیم اور محسن و مشفق خدا نے ہماری ابدی زندگی کے بقا کے لئے ضروری قرار دئے ہیں اگر ہم معمولی سی ماہوار تنخواہ کے بدلے یا دنیوی افسران کے خوف سے اپنی دنیوی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں مواظبت اور مداومت اختیار کر سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کے بدلے شکر کے طور پر اور اس کی ناراضگی اور عقوبت سے بچنے کے لئے ہمیں بدرجہ اولیٰ اس کے مقرر کردہ فرائض کی ادائیگی میں باقاعدگی اور التزام اختیار کرنا چاہیئے۔ بے قاعدہ اور بے ڈھنگی اور محض اپنی من مرضی کی عبادات یا ادائیگی فرائض نہ صرف نیک نتائج کا موجب نہیں ہوگی بلکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب کا مورد بنا دیگی۔

جبر و اکراہ کا جواب

رہا دین میں یا دینی عبادات میں جبر و اکراہ کا سوال سو جاننا چاہیئے کہ ہر شخص آزادی اور اپنی مرضی سے محض خدا کی رضا کے حصول اور اسکی ناراضگی کے خوف کو دل میں لئے ہوئے اس کے دربار میں حاضر ہو کر نماز پڑھتا، وعظ و خطبات سنتا اور ان پر عمل پیرا ہوتا ہے اور کسی کو بھی پولیس یا ڈنڈے کے زور سے اس پر مجبور نہیں کیا جاتا۔ پس لا اکراہ فی الدین کی حقیقت اپنی جگہ قائم اور درست ہے اور دین میں کسی زبردستی یا پکڑ دھکڑ اور تشدد و جبر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دین قبول ہی وہ کرتا ہے جس نے اپنی مرضی سے بلا جبر و اکراہ اس پر عمل کرنا ہوتا ہے۔

دوسرا پہلو اس مسئلہ کی تشریح یا جواب کا یہ ہے کہ جب ایک انسان خود بخود بلا کسی جبر و سختی کے بقائمی ہوش و حواس ایک روحانی نظام کو سچا اور مفید سمجھ کر اس کی پابندی کو اپنے اوپر لازم قرار دے لیتا ہے اور اس مذہب مثلاً اسلام کی پیروی کا اعلان کر کے اس کے خالص دینی نظام کا ایک فرد ہونا برضا و رغبت قبول کر لیتا ہے تو پھر اسلام کے ہر حکم ہر تعلیم اور نظام کی ہر شق کی پابندی کرنا اس کا ایسا فرض ہو جاتا ہے جس پر عمل کرنا اس کے لئے واجب ہو جاتا ہے اور اسے ایک حد تک سختی سے مجبور بھی کیا جا سکتا ہے سوائے اسکے کہ وہ از خود اس مذہب کا ایک فرد ہونے سے دستبرداری اختیار کر لے۔

پس لا اکراہ فی الدین کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی مرضی کے خلاف محض طاقت کے بل بوتے پر کوئی مذہب کوئی طریق عبادت یا روحانی نظام اس پر ٹھونسا نہیں جا سکتا۔ محض پیش کیا جا سکتا ہے سچائی کے قبول کرنے میں ہر کوئی آزاد ہے چاہے قبول کرے یا رد کر دے لیکن قبول کرنے کا اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے اور جماعت کا ایک ممبر بن جانے کے بعد اور ممبر رہتے ہوئے اس پر اس سچائی کی پیروی اور اس پر عمل لازمی ہو جاتا ہے اور یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں بلکہ ایسی صورت میں ایک شخص کا اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ احکام و فرائض کے نہ ادا کرنے پر مصر ہونا عملاً سچائی کا خون کرنا اور دھوکا دہی کے مترادف ہوگا

دنیوی سوسائٹیوں کا تعامل

اس بارے میں انہیں مزید بتایا گیا کہ نہ صرف دینی امور میں بلکہ دنیوی معاملات اور دنیوی تنظیموں میں بھی اسی طریق پر عمل ہوتا ہے ایک ملک کی شہریت قبول کرنے کے بعد اور اس میں رہتے ہوئے جو شخص بھی اس کی مروجہ حکومت کو تسلیم نہیں کرتا اور ملکی قوانین کی پابندی سے گریز کرتا ہے وہ یقیناً قابل گرفت ہوتا ہے اور وہ یہ عذر نہیں کر سکتا کہ چونکہ میں ایک آزاد انسان ہوں میں کسی کا تسلط برداشت نہیں کروں گا بلکہ حکومت کا فرض ہوگا کہ اُس سے ہر مروجہ قانون کی بطور پابندی کرائے سوائے اسکے کہ وہ اس ملک کی شہریت کو ترک کر کے وہاں سے نکل جائے۔ اسی طرح ایک طالب علم جو اپنی مرضی سے از خود کسی کالج میں داخلہ لیتا ہے اس پر اس کالج کے جملہ قواعد وضوابط کی پابندی اور ہر قسم کے پروگرام اور مروجہ ٹائم ٹیبل پر باقاعدہ پورا پورا عمل کرنا لازمی ہوگا اور کالج کے افسران کو اُس سے پابندی کرانے کا اختیار ہوگا۔ ہاں اسے یہ حق ضرور حاصل ہوگا کہ کالج چھوڑ کر وہ اپنی پسند کے کسی اور کالج میں چلا جائے۔

پس ایک انسان اسلام کا جوا اپنی گردن میں ڈال کر اسلام کی سچائی کو بدل و جان قبول کر کے اور اس کے احکام و تعلیمات پر کما حقہ عمل کرنے کا عہد کرنے کے بعد اگر قولاً و فعلاً انکار پہ اصرار کرتا ہے تو اس پر بسبب حالات و ضرورت جماعتی انتظامیہ کی طرف سے ایک حد تک اخلاقی دباؤ اور کسی قدر سختی بھی کی جا سکتی ہے اور ایسی صورت میں اس کی طرف جبر و اکراہ کا شکوہ بجا نہ ہوگا۔ کیونکہ اگر یہ جبر و اکراہ ہے بھی تو یہ اس کا اپنا عائد کردہ ہے نہ کہ کسی اور کا۔ نیز وہ جس طرح اسلام قبول کرنے میں آزاد ہے اسی طرح نعوذ باللہ اُس کے رد کرنے میں بھی آزاد ہے اور جب چاہے وہ اپنے آپ کو حظیرۂ اسلامیہ سے باہر نکال کر اپنی عاقبت خراب کر سکتا ہے۔

اُس کے پہلے سوال کا جواب یہ دیا گیا کہ اگر ایک مسلمان بھائی نماز روزہ یا دیگر فرائض کی ادائیگی میں التزام اختیار نہیں کرتا یا مثلاً وہ بالکل ہی غفلت سے کام لیتے ہوئے بھول کر بھی مسجد کی طرف رُخ نہیں کرتا اور روزہ کے فریضہ کو بھی پابندی سے ادا نہیں کرتا تو ایک مسلمان بھائی ہونے کے لحاظ سے اُس کی اس غفلت یا عقوق سے مجھے تکلیف اور رنج ہونا ایک طبعی امر ہے اور ہر ممکن تدبیر اور کوشش سے اپنے دینی بھائی کی اس کمزوری یا برائی کو دور کرنا میرا دینی فرض ہوگا جس کی عدم ادائیگی مجھے گنہگار بنا دے گی۔ انسان کی فطرت صحیح ایسی واقع ہوتی ہے کہ ایسے حالات میں نہ چاہتے ہوئے بھی تعاونوا علی البر و التقوی کا ہمدردانہ اور برادرانہ جذبہ اس کے دل میں موجیں مار رہا ہوتا ہے اور وہ ہر قیمت پہ اپنے گمراہ بھائی کو دوزخ کی آگ سے بچانا چاہتا ہے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب فرمایا ہے کہ لان اھتدا نفس واحدۃ خیر من ان یتصدق الرجل مائۃ جمل کہ ایک انسان کو راہ راست پہ لانا اور اس کی رہنمائی کر کے اُسے سچے رستے پہ قائم رکھنے کی کوشش کرنے کا ثواب اور اجر ایک سو اونٹ صدقہ کر دینے کے اجر سے بھی زیادہ ہے۔ پس قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر مومن مرد و عورت کے اولین فرائض میں سے ہے جس کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں دوسروں سے ہمدردی پیار محبت اور اخوت کا جذبہ ودیعت کر رکھا ہے۔

بچوں کی
دینی تعلیم و تربیت کیلئے
ماہنامہ تشحیذ الاذہان
کا
ہر گھرانہ میں جانا مفید ہے
(مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

علمی مقابلے

اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۳۴۵ہش کے موقعہ پر مندرجہ ذیل عناوین پر تقریری مقابلے ہوں گے۔

۱۔ دیانت و سچائی۔ دو اہم خلق ۲۔ اطاعت امام
۳۔ صبر و شکر ۴۔ پابندی عہد
۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۶۔ ہمسایہ کے حقوق۔

قائدین کرام اپنے اپنے خدام کو تیار کریں۔ امسال صرف وہی خدام علمی مقابلوں میں حصہ لے سکیں گے جن کے نام منتظم صاحب علمی مقابلے کو ۱۵ اکتوبر تک پہنچ جائیں گے
(مہتمم تعلیم)

کتابچہ "دینی معلومات"

اللہ تعالیٰ۔ اسلام۔ قرآن مجید۔ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ و بزرگانِ اسلام۔ تاریخ اسلام۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تاریخ احمدیت سے متعلق سوال و جواب کے رنگ میں "دینی معلومات" کے نام سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے چوتھی بار شائع کیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱/۴ روپیہ۔ خدام و اطفال بھائیوں کو اسے زیر مطالعہ رکھ کر فائدہ اٹھانا چاہیئے
(مینیجر شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم چوہدری غلام محمد صاحب چیمہ امیر جماعت احمدیہ ضلع خیرپور بیمار ہیں
۲۔ محترم ڈاکٹر چوہدری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چھور ضلع شیخوپورہ بعارضہ دل بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔
۳۔ محترم چوہدری محمد اکرم خان صاحب زمیندار حیدرآباد سندھ بعارضہ دل بیمار ہیں گو اب نسبتاً افاقہ ہے۔ لیکن کمزور بہت ہیں بینائی پہ بھی اثر ہے
۴۔ محترم ڈاکٹر مجید اللہ خان صاحب منڈی بہاؤالدین کا اکلوتا بیٹا عزیز منیب اللہ خان بعارضہ پولیو عرصہ سوا سال سے بیمار ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہے۔
۵۔ مکرم عبداللہ احمد صاحب جاوید چک [illegible] جنوبی ضلع سرگودھا کے برادر اصغر مکرم میر عبدالباسط صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کو کافی دنوں سے شدید کھانسی کی تکلیف ہے۔
۶۔ محترم غلام محمد صاحب لسکانی معلم وقف جدید آف بستی احمدپور ضلع ڈیرہ غازیخاں چند ہفتوں سے بیمار ہیں اور ڈیرہ غازیخاں میں زیر علاج ہیں۔
۷۔ مکرم محمد رشید صاحب فاروقی ایم اے ایم او ایل موسے والا ضلع سیالکوٹ کی خوشدامن صاحبہ (اہلیہ قاضی رشید احمد صاحب ارشد مرحوم) کا کراچی میں گردہ کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ پیٹ سے سنگریزے نکلے ہیں۔ جن کی بناء پر ایک گردہ نکال دیا گیا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔
۸۔ مکرم شیخ محمد اشفاق صاحب دنیاپور ضلع ملتان کا پوتا عزیز محمد اکبر آٹھ ماہ سے بعارضہ بخار و سوکڑہ بیمار چلا آ رہا ہے کمزور بہت ہے۔
۹۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب میڈیکل پریکٹیشنر اڈہ کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ روڈ لاہور کے چچازاد بھائی میاں معراج دین صاحب پر گذشتہ دنوں دل کا شدید حملہ ہوا

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور انکی اور ان کے متعلقین کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

چندہ مجلس انصار اللہ ماہ بماہ ادا فرمائیں تاکہ مجلس کے کاموں روکاوٹ پیدا نہ ہو۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ) (۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

وعدہ کنندگان سرائے خدمت

(۲)

نام وعدہ کنندہ	مجلس	رقم وعدہ	رقم وصولی
مکرم قمر الدین صاحب قائد مجلس	دائے پور	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	″	۵۰۰/-	—
مکرم عبد الحلیم صاحب ظفر	میانوالی خانانوالی	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	بکھو بھٹی	۵۰۰/-	—
مکرم سید محمد رشید صاحب طارق قائد مجلس	موسے والا	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	″	۵۰۰/-	—
″ ″	ملیانوالہ	۵۰۰/-	—
″ ″	کنجروڑ	۵۰۰/-	—
مکرم بشیر الدین صاحب ایڈووکیٹ	ڈھپئی	۵۰۰/-	—
″ نصیر احمد صاحب	گوجرانوالہ	۵۰۰/-	—
″ محمد حنیف صاحب شمس	″	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	″	۵۰۰/-	—
مکرم انوار جان صاحب	″	۵۰۰/-	۵۰/-
″ منشی عبد الرحمن وغیرہ پسران چوہدری محمد الدین صاحب	ترگڑی	۵۰۰/-	۱۷۰/-
قیادت ضلع گوجرانوالہ		۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	وزیر آباد	۵۰۰/-	—
مکرم میاں مبشر احمد صاحب	″	۵۰۰/-	—
″ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب تنویر	مانگٹ اونچے	۵۰۰/-	—
″ چوہدری اختر زمان صاحب مانگٹ	″	۵۰۰/-	—
″ ″ قیصر ہمایوں صاحب	″	۵۰۰/-	—
″ ″ خضر حیات صاحب	″	۵۰۰/-	—
″ ″ سکندر حیات صاحب	″	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	موہلن کے	۶۰۰/-	—
″ ″	فیروز والہ	۸۰۰/-	—
مکرم چوہدری افضال احمد صاحب	″	۶۰۰/-	—
″ آفتاب احمد صاحب	″	۶۰۰/-	—
″ چوہدری وسیم احمد صاحب	″	۷۰۰/-	—
″ ملک جمیل احمد صاحب	پیر کوٹ ثانی	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	″	۵۰۰/-	—
مکرم محمد اشرف صاحب قائد مجلس	کولو تارڑ	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	علی پور چٹھہ	۱۴۴/-	۸/-
مکرم ملک مبارک احمد صاحب اورسیر	شیخوپورہ	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	″	۵۰۰/-	۳/-
مکرم شیخ کرامت علی صاحب	″	۵۰۰/-	—
۴۴ خدام حلقہ بھاٹی گیٹ	دہلی گیٹ لاہور	۱۴۴۷/-	—
۳۸ اطفال		۲۱۸۷/-	—
مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ	کھاریاں	۵۰۰/-	—
″ ملک سلطان رشید خان صاحب	کوٹ فتح خان	۵۰۰/-	—
″ محمد اعجاز صاحب	بھڈال	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	″	۵۰۰/-	—

نام وعدہ کنندہ	مجلس	رقم وعدہ	رقم وصولی
مکرم طارق صفدر صاحب	ننکانہ صاحب	۶۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	سانگلہ ہل	۵۰۰/-	۳۵/-
جماعت احمدیہ	چوہڑکانہ منڈی	۵۰۰/-	۴۵/-
مکرم مبشر احمد صاحب بٹر	کرتو	۵۰۰/-	—
″ لطیف احمد صاحب بٹر	″	۵۰۰/-	—
″ کبیر تیمور احمد صاحب ولد لطیف احمد صاحب	″	۵۰۰/-	—
″ محمد اشرف صاحب کلیر	″	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	″	۵۰۰/-	—
مکرم رائے عباس احمد صاحب	جھنگڑ حاکم والا	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	آنبہ	۵۰۰/-	—
مکرم حمید منور احمد صاحب	نارنگ منڈی	۵۰۰/-	۱۰/-
″ چوہدری محمد اسلم صاحب	″	۵۰۰/-	—
″ ″ شریف احمد صاحب	″	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	″	۵۰۰/-	—
مکرم محمد اسلم صاحب صابر	″	۵۰۰/-	—
″ نیاز احمد صاحب ولد فضل احمد صاحب	آدرکے (بارڈیانوالہ)	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	پیوڑا سنگھ	۵۰۰/-	—
مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ	سرگودھا شہر	۵۰۰/-	۲۰۰/-
″ عبد المجید صاحب زرگر	″	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	″	۵۰۰/-	—
مکرم عبد الشکور بھائی صاحب	″	۵۰۰/-	۳۰۰/-
″ سید محمد فاضل یحییٰ شاہ صاحب	″	۵۰۰/-	—
″ مسعود احمد صاحب باجوہ	۳۳ جنوبی	۵۰۰/-	—
″ محمد اشرف صاحب باجوہ	″	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	۹۹ شمالی	۵۰۰/-	—
مکرم شیخ منور احمد صاحب	″	۵۰۰/-	—
″ طاہر احمد صاحب ولد ناصر احمد صاحب	۷۸ شیخ پور	۵۰۰/-	—
″ ناصر احمد صاحب محمود	بھیرہ	۵۰۰/-	—
″ قاری شریف احمد صاحب	″	۵۰۰/-	—
″ مظفر احمد صاحب مظفر	۹ پنیار شمالی	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	خوشاب	۵۰۰/-	—
مکرم نصر اللہ۔ ظفر اللہ صاحبان	۹۸ شمالی	۵۰۰/-	—
″ نعمت اللہ صاحب جاوید، کرامت اللہ صاحب	″	۵۰۰/-	—
″ مبشر احمد صاحب بھٹی معہ برادران	″	۵۰۰/-	—
″ سلطان احمد۔ سلیم احمد۔ ناصر احمد، خلیل احمد صاحبان	″	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	″	۵۰۰/-	—
مکرم ملک ظفر اللہ خان صاحب	روڈہ (تھلہ ٹبالی)	۵۰۰/-	—
″ سعید احمد صاحب بھٹی	۳۷ جنوبی	۵۰۰/-	—
مجلس خدام الاحمدیہ	۸۷ شمالی	۵۰۰/-	—
مکرم عطاء محمد صاحب منگلا	۱۵۲ شمالی	۵۰۰/-	—
″ رائے شیر محمد صاحب جوئیہ	″	۵۰۰/-	—
″ طارق محمود صاحب	۹۴ جنوبی	۵۰۰/-	—
″ افتخار احمد صاحب	″	۵۰۰/-	—

(باقی)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ مورخہ ۳۱ اکتوبر و یکم و ۲ نومبر ۱۹۷۵ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ (قائد [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان لجنہ اماء اللہ منعقدہ ۲۵؍ مئی ۱۹۷۵ء

اس امتحان میں کل ۵۱۷ ممبرات شامل ہوئیں جن میں سے معیار اوّل، دوم، سوم میں ۳۲، ۲۱۷، ۲۴۵ علی الترتیب تھیں۔ تمام ممبرات کامیاب ہوئیں۔ نمایاں پوزیشن کی تفصیل درج ذیل ہے:

معیار اوّل۔ اوّل = امۃ الشافی شائستہ دارالرحمت ربوہ
دوم = امۃ النور دارالرحمت شرقی ربوہ
سوم = زاہدہ ہاشمی فضل عمر سکول ربوہ

معیار دوم۔ اوّل = نصیرہ نسیم ربوہ
دوم = امۃ الرحمٰن پراچہ لاہور
سوم = شاہدہ بشریٰ ربوہ

معیار سوم۔ اوّل = لبنیٰ نصیر ساہیوال
دوم = بشریٰ قادر قیادت نمبر۲ کراچی
سوم = ناہید صبوحی جامعہ نصرت ربوہ

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میری لڑکی عزیزہ راشدہ شہناز کا نکاح ہمراہ محمد یوسف باجوہ ولد چوہدری سعید محمد صاحب باجوہ سکنہ داتہ زید کا بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے مورخہ ۹؍ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو مسجد نصرت دارالرحمت وسطی میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم کے ساتھ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(عبدالجلیل ... ریٹائرڈ پوسٹماسٹر دارالرحمت شرقی ربوہ)

۲۔ عزیزم چوہدری کبیر الدین ولد چوہدری شبیر الدین صاحب کا نکاح عزیزہ بشریٰ بنت عبدالکریم صاحب ٹھیکیدار گوجرانوالہ کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۲؍ اگست ۱۹۷۵ء کو مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ نے بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد گوجرانوالہ میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(بشیر الدین سٹیلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی)

۳۔ مورخہ ۱۰؍ اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد ناصر ربوہ میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر فاضل نے میرے لڑکے عزیزم عظمت اللہ پراچہ سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح ہمراہ عزیزہ تمینہ سعید بنت مکرم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر افسر امانت صدر انجمن احمدیہ بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(بخش الٰہی پراچہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

ضرورت ڈرائیور

ہمیں ٹریکٹر کے لئے ایک محنتی تجربہ کار ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق شدہ چٹھی لیکر فوری ملیں۔ آنے جانے کا خرچہ خود کرنا ہوگا۔

عبدالحمید
معرفت صوفی سمیع اللہ صاحب گوندل
غلہ منڈی۔ سانگلہ ہل

ایک سند یافتہ حکیم

جو یونانی مرکبات و مفردات سے بخوبی واقفیت رکھتے ہوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسبِ لیاقت ہوگی۔

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

صنعتی نمائش بر موقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک صنعتی نمائش کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تمام مجالس سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کی اس نمائش میں نمائندگی کروائیں۔ زیادہ تعداد میں اشیاء لانے والی مجالس میں دو انعامات اور انفرادی طور پر خدام میں تین انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔ انعامات کی تقسیم میں غیر پیشہ ور خدام کو ترجیح دی جائے گی۔ امید ہے کہ خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس نمائش کو کامیاب بنائیں گے۔ (منتظم صنعتی نمائش سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ)

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کے بڑے بھائی منشی عطاء الرحمٰن صاحب جو مدتوں جماعت احمدیہ بھیرہ کے سیکرٹری مال اور مقامی مسجد نور کے امام الصلوٰۃ رہے لمبی بیماری کے بعد بعمر ۷۲ سال مورخہ ۱/۱۰/۷۵ کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم مرنجاں مرنج، مخلص اور سلسلہ کی خاطر قربانیاں کرنے والے بزرگ تھے۔ آپ کی نرینہ اولاد بچپن میں ہی داغِ مفارقت دے گئی۔ صرف دو لڑکیاں ہیں۔ خداوند کریم ان کو اپنے اپنے گھروں میں آباد رکھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ ملے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ ان کی بیوہ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین (فضل الرحمٰن بسمل سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ)

(۲) خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ مورخہ ۲؍ اکتوبر ۱۹۷۵ء بوقت سات بجے شام بچے کی ولادت کے دو گھنٹہ بعد اچانک دل کا دورہ پڑنے سے بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے باجازت جناب امیر صاحب مقامی بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب نے مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرائی۔

مرحومہ مکرم ملک عبدالرحیم صاحب مرحوم کی بیٹی اور مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم کی بھتیجی تھیں۔ نیک اور غرباء کے ساتھ بہت ہمدردی کرنے والی تھیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

(محمد طاہر خان اسسٹنٹ ماسٹر دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

(۳) خاکسار کی نسبتی بہن ساجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب کاٹھگڑھی ۱۳؍ اگست ۱۹۷۵ء کو اپنے گاؤں لکی ضلع جھنگ میں مردہ لڑکی کی پیدائش کے تیسرے روز وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ خوش طبع اور ملنسار خاتون تھیں اور صرف ایک سال ہوا ان کی شادی ہوئی تھی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (منور احمد خان کاٹھگڑھی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

(۴) افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ فردوس بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالغفور صاحب آف پارہ چنار والدہ فضل الرحمٰن صاحب راولپنڈی مورخہ ۲۹/۹ ڈھائی بجے دوپہر کنٹونمنٹ ہسپتال میں بعمر ۷۰ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ متقی، پرہیزگار اور صابر خاتون تھیں۔ دعاگو، احمدیت کی فدائی اور سلسلہ کیلئے غیرت مند دل رکھتی تھیں۔ اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ (احمد جان امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیز بشیر الدین محمود ابن ملک حبیب اللہ خان صاحب مرحوم امین آباد ۲۹؍ ستمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہوئے ہیں۔ بخیریت پہنچنے کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ ان کے بڑے بھائی ظہیر الدین جاوید پہلے سے وہاں موجود ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بھائیوں کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں انکے مقاصد میں اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔

(ملک وحید احمد اردو بازار لاہور)

گمشدہ پین

مورخہ ۱۰؍ اکتوبر کو خاکسار کا قلم شیفر پلاٹینم شرح عدالت سے گھر آتے ہوئے راستے میں کہیں گر گیا ہے جس دوست کو ملے براہ مہربانی پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(پرویز احمد ایڈووکیٹ۔ ۲۰۲ نعیم بلڈنگ دارالصدر غربی ربوہ)